عمل! خدارا عمل!

غافل یہ دنیا دارالعمل ہے۔ شکوہ، شکایت، آہ، فریاد کو یہاں کون سنتا ہے۔ مرنے کی تڑپ پیدا کرو تو زندہ رہ سکتے ہو۔ جوش کو چھوڑو ہوش سے کام لو۔ گل کی طرح خاموش رہ کر مصروفِ عمل ہو جاؤ۔ بلبل کی طرح محوِ نالہ و فغاں نہ رہ۔ اس میں شبہ نہیں کہ ہم نہایت ہی ابتلاء و امتحاں کے وقت پیدا ہوئے ہیں۔ خوش قسمت ہے وہ جو آج اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی ہستی کو کھو دے، اور بدقسمت ہے وہ جو آج ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہے۔ اگر جماعت موجود نہیں تو آؤ آج ہی بنالیں، اگر پہلے غافل رہے تو آج ہوشیار ہو جائیں۔ جماعت بنانے والا کام شروع کرنے والا ہمارا ہی وجود کیوں نہ ہو؟ یہ سعادت غیر کے حصہ میں کیوں آئے؟ ایک اولوالعزم انسان نے اپنے لئے سلطنت پیدا کی۔ کیا ہم کام کے لئے پریشانیوں میں الجھ کر رہ جائیں گے؟

کام کرنے کے لئے راہیں کھلی ہیں، خلوص و تڑپ کی ضرورت ہے چولہے میں آگ ہو تو روٹی پکائی جاسکتی ہے، سالن تیار کیا جاسکتا ہے اور پانی گرم ہوسکتا ہے۔ وہ کسی کی رہنمائی کا شرمندۂ احسان نہیں رہتا۔ خدارا! زبان بند کر، ہاتھ، پاؤں کو حرکت میں لا گھڑیاں نازک ہیں، اور دنیا تنگ ہو رہی ہے۔ عمل! خدارا عمل! ؎

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل عمل کوئی اگر، دفتر میں ہے

(مفکرِ احرار چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ
فتنۂ ارتداد اور سیاسی قلابازیاں صفحہ ۲۶)